بسم اللہ الرحمن الرحیم

ٹیلیفون نمبر ۱۹ — رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۸۲

الفضل بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ — عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر۔ غلام نبی — یوم سہ شنبہ

ترسیل زر اور انتظامی امور کے متعلق خط و کتابت بنام مینیجر الفضل ہونی چاہئے

جلد ۳۰	۳ ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش	۲۳ شوال ۱۳۶۱ ھ	۳ ماہ نومبر ۱۹۴۲ء	نمبر ۲۵۶

مدینۃ المسیح

قادیان یکم ماہ نبوت ۱۳۲۱ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق آج آٹھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ حضور کی صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

کیپٹن مرزا عمر حیات خان صاحب ایم بی ای نے کل دوپہر اپنے لڑکے بشیر احمد صاحب کی دعوتِ ولیمہ دی جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ اور دُعا کی۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان —— ۲۳ ماہ شوال ۱۳۶۱ ھ

سلطان القلم کے متعلق ایک معمولی صاحب قلم کا ادعاء باطل

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وُہ مخالفین جنہوں نے روزِ اول سے مخالفت شروع کی۔ روز بروز اس میں بڑھتے گئے اور آج تک ایڑی سے لے کر چوٹی تک کا زور لگا رہے ہیں۔ ان کی ناکامی و نامرادی کا ثبوت اس سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اب وُہ دینی مسائل کو چھوڑ کر ادھر اُدھر کی بےہودہ اور دُور از کار باتوں میں الجھنا اپنا غیر معمولی کارنامہ سمجھتے ہیں۔ اور اس کو اپنی کامیابی کا ثبوت قرار دیتے ہیں۔ انہی میں سے ایک مولوی ثناء اللہ صاحب بھی ہیں۔ جو کچھ عرصہ سے یہ شور مچا رہے ہیں۔ کہ "مرزا صاحب نا قابل مصنف تھے" اور اس بارے میں مباحثہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ چنانچہ اپنے تازہ اخبار "اہلحدیث" (۳۰ اکتوبر) میں لکھتے ہیں:-

"اہلحدیث میں عرصہ سے یہ مضمون شائع ہو رہا ہے۔ کہ مرزا صاحب کوئی قابل مصنف نہیں تھے۔ اس موضوع پر ہمارے ساتھ بحث کر لی جائے"

اسی ذکر میں لکھتے ہیں:-

"یہ مباحثہ ایک بے نظیر مباحثہ ہوگا جس میں مرزا صاحب کی نبوت، مسیحیت اور مجددیت وغیرہ زیر بحث نہیں آئے گی"

گویا جس قدر اہم اختلافی مسائل ہیں ان سب کی طرف مولوی صاحب رُخ بھی نہ کریں گے۔ بلکہ ایک ایسے موضوع پر مباحثہ کی طرح ڈالیں گے۔ جس کا عقائد سے قطعاً کوئی تعلق نہیں ہے۔ اور جس کا فیصلہ مباحثہ کے ذریعہ ناممکن ہے یہی وجہ ہے۔ کہ دُنیا کے کسی مصنف کی قابلیت کا اندازہ لگانے کے لئے آج تک نہ کبھی کوئی مباحثہ ہوا۔ نہ مناظرہ ایسے موضوع پر مباحثہ کے لئے شور مچانا جہاں یہ ظاہر کرتا ہے۔ کہ مولوی صاحب تمام اختلافی مسائل میں اپنی شکست و ناکامی کا اعتراف کر رہے ہیں۔ وہاں یہ بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مولوی صاحب نے ایک ایسا لغو موضوع مباحثہ کے لئے تجویز کیا ہے۔ جو آج تک کسی عقلمند اور سنجیدہ انسان کے وہم و گمان میں بھی نہیں آیا۔

باوجود اس کے مولوی صاحب نے ابھی سے بڑی بڑی ڈینگیں مارنی شروع کر دی ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں:-

"ہم نوٹس پر نوٹس دے رہے ہیں۔ کہ مرزا صاحب قابل مصنف نہ تھے جس سے جماعت مرزائیہ میں کھلبلی مچ گئی ہے!"

لیکن حافظہ نباشد کی اس سے واضح مثال اور کیا ہوگی۔ کہ اسی مضمون میں ایک طرف تو یہ لکھا ہے کہ "ہم نے اپنا بیان متعلقہ ناقابلیت مرزا ابھی پیش نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ثبوت دیا ہے" اور دُوسری طرف یہ اعلان کیا ہے۔ کہ "چیلنج کے جواب میں قادیانی۔ اور لاہوری اخبارات تو خاموش ہیں" اب سوال یہ ہے۔ کہ جب مولوی صاحب نے ابھی تک اپنے ادعا کا کوئی ثبوت ہی نہیں دیا۔ اور "قادیانی اخبارات" نے ان کے ادعاء کو لغو قرار دے کر قابل توجہ ہی نہیں سمجھا۔ تو پھر انہیں کس طرح معلوم ہو گیا۔ کہ جماعت مرزائیہ میں کھلبلی مچ گئی ہے۔ یہ محض بے بنیاد ڈینگ اور بڑ نہیں۔ تو اور کیا ہے۔

ہم مولوی صاحب سے دریافت کرتے ہیں۔ کہ اس قسم کا چیلنج دینے کا انہیں حق ہی کیا ہے۔ کیا ان کے پاس اپنے قابل مصنف ہونے کا کوئی ثبوت ہے اور وہ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ سب مسلمان انہیں "قابل مصنف" قرار دے چکے ہیں سب نہ سہی "اہلحدیث" فرقہ کے لوگ ہی اس قسم کی سند انہیں دے چکے ہیں اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر کسی اور کے قابل مصنف ہونے پر وُہ کس مونہہ سے مباحثہ کا چیلنج دے رہے ہیں۔ مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ پہلے اپنے آپ کو قابل مصنف ثابت کریں۔ اور پھر کسی اور کی طرف رُخ کریں۔

دراصل تصنیف کی قابلیت کوئی ایسی چیز ہی نہیں ہے جس کا مباحثہ اور مناظرہ کے ذریعہ تصفیہ کیا جا سکے بلکہ اس کا اندازہ اس اثر اور نتیجہ سے لگایا جاتا ہے۔ جو تصانیف کا رونما ہو اور یہ ایسا آسان اور فیصلہ کن طریق ہے۔ کہ معمولی عقل و سمجھ کا انسان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے بشرطیکہ فائدہ اٹھانا چاہے۔ مولوی ثناء اللہ کیوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصنیف کی قابلیت معلوم کرنے کے لئے یہ طریق اختیار نہیں کرتے۔ وُہ نہ صرف اپنی تصانیف کو جن کے متعلق ان کا دعوے ہے۔ کہ "قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں۔ کہ مجھے خود ان کا شمار یاد نہیں"

(اہلحدیث ۲۳۔ جنوری ۱۹۴۲ء)

بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تمام مخالفین کی تصانیف کو خواہ وہ مسلمان ہوں۔ یا عیسائی۔ یا آریہ ایک طرف رکھیں۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصانیف کو دُوسری طرف۔ اور پھر دیکھیں کہ نتیجہ کیا نکلا۔ کیا یہی نہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تن تنہا تھے۔ جب تصانیف کا کام شروع فرمایا۔ لیکن آج لاکھوں انسان دن رات آپ پر درود بھیجنے والے اور آپ کے نام پر اپنا سب کچھ قربان کرنا فخر سمجھنے والے دُنیا کے ہر خطہ میں موجود ہیں۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس کے مقابلہ میں مولوی ثناء اللہ اور تمام دوسرے مخالفین اس مقصد اور مدعا کے پیش نظر تصانیف میں مشغول ہوئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کوئی نہ سنے۔ اور اگر سنے تو آپ کیطرف متوجہ نہ ہو۔ مگر ایک ایک آدمی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف بڑھا۔ اور آپ کی غلامی میں داخل ہوا۔ وہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے ہمنواؤں کی تصانیف کے طومار کو روندتا ہوا داخل ہوا۔ کیا اس ناقابل انکار حقیقت کے باوجود مولوی ثناء اللہ یا کسی اور مخالف کو یہ کہنے اور اس پر مباحثہ کا چیلنج دینے کا حق ہے۔ کہ "مرزا صاحب ناقابل مصنف تھے"! مصنف کی قابلیت کا معیار یہی ہے۔ کہ جس مقصد کے لئے وہ تصانیف کرے۔ اس میں کامیاب ہو۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کامیابی میں کیا شک ہے۔ کہ آپ کے مقابلہ میں ہزیمت خوردہ آپ کو ناقابل مصنف کہیں۔ ناقابل درحقیقت وہ خود ہیں۔ جو انتہائی زور لگانے کے باوجود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اتباع میں داخل ہونے والوں کو روک نہ سکے۔ مولوی ثناء اللہ کو مخاطب کر کے تو ہم یہاں تک لکھ چکے ہیں۔ کہ آج تک وہ کوئی ایک بھی ایسی مثال نہیں پیش کر سکے اور نہ اب کر سکتے ہیں۔ کہ کسی اہل علم نے مولوی صاحب کی کتب پڑھ کر احمدیت کو ترک کیا ہو۔ اس کے مقابلہ میں ہم کئی ایسے معزز پیش کرتے رہے ہیں۔ اور اب بھی پیش کر سکتے ہیں۔ جنہیں احمدیت کے متعلق تحقیق کرنے کی طرف توجہ مولوی صاحب کی کتب پڑھنے سے ہوئی اور پھر وہ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدیت میں داخل ہو گئے۔ (الفضل ۲۹ جنوری ۱۹۴۲ء)

اس کے جواب میں مولوی صاحب نے اپنے آپ کو صرف "ایک معمولی صاحب قلم" قرار دے کر اعتراف کر لیا کہ ہم نے جو کچھ لکھا وہ حرف بحرف درست ہے۔ پس جب مولوی صاحب خود اپنے آپ کو ایک معمولی صاحب قلم سمجھتے ہیں۔ تو انہیں اس سلطان القلم کی قابلیت کو چیلنج کرنے سے شرمانا چاہیئے۔ جس نے مذہبی دنیا میں انقلاب عظیم برپا کر دیا ہے۔ اور اسکا اعتراف مخالفین تک کر رہے ہیں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فنائے نظری سے فنائے وجودی کا غلط عقیدہ

وجودیوں کے ذکر پر فرمایا۔

"طبعاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ وجودی پیدا کہاں سے ہوئے قرآن شریف اور اسلام میں تو ان کا پتہ نہیں ملتا۔ مگر غور سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کو صرف دھوکا لگا ہوا ہے۔ جو راستباز گزرے ہیں۔ وہ اصل میں فنائے نظری کے قائل تھے۔ اس کے یہ معنی ہیں کہ انسان ہر ایک فعل اور حرکت اور سکون میں توجہ اللہ کی طرف رکھے۔ اور اس قدر فانی اس میں ہو۔ کہ گویا اور کسی شے کی قدرت اور حرکت بذاتہٖ اسے نظر نہ آوے۔ ہر ایک شے کو فانی جان لے۔ اور اس قدر تصرف الٰہی اسے نظر آوے کہ بلا ارادہ اس کے اور کچھ نہیں ہو رہا۔ اسی مسئلہ میں غلطی واقعہ ہو کر آخر فنا وجودی تک نوبت آگئی۔ اور یہ کہنے لگے سوائے خدا کے اور کوئی شے نہیں ہے۔ اپنے آپ کو بھی خدا ماننے لگے۔ اس خیال سے یہ مذہب پھیلا ہے۔ کہ فنا نظری کے شوق سے اولیاء اللہ سے کچھ ایسے کلمات نکلے ہیں۔ کہ جن کی الٹی تاویل کر کے یہ وجودی فرقہ بن گیا ہے۔ فنا نظری تک انسان کا حق ہے۔ کہ محبوب میں اور اپنے آپ میں کوئی جدائی نہ سمجھے۔ اور

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

کا مصداق ہو۔ کیونکہ محب اور محبوب کا علاقہ فنا نظری کا تقاضا کرتا ہے۔ اور ہر ایک سالک کی راہ یہی ہے کہ وہ محبوب کے وجود کو اپنا وجود جانتا ہے۔ لیکن فنا وجودی ایک من گھڑت بات ہے جسے ذوق شوق محبت صدق اور وفا اور اعمال صالحہ سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" (الحکم ۳۱ جولائی و ۱۰ راگست ۱۹۰۴ء)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا سالانہ امتحان

حضرت اقدس کی کتب کے امتحان میں شامل ہونے والے احباب اور بہنیں یہ نوٹ کر لیں۔ کہ حضور اقدس کی کتب خطبہ الہامیہ، کشف الغطاء، حقیقۃ المہدی، رسالہ جہاد اور گورنمنٹ انگریزی اور تقریریں کا امتحان اس سال انشاء اللہ ۲۹ ماہ نبوت ۱۳۲۱ہش مطابق ۲۹ نومبر ۱۹۴۲ء بروز اتوار منعقد ہوگا۔ پہلے جن دوستوں کے نام آچکے ہیں ان کے علاوہ اب بھی جو شریک ہونا چاہیں اس امتحان میں شریک ہو سکتے ہیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

کبڈی ٹورنامنٹ کا دوسرا اور تیسرا دن

قادیان یکم نومبر۔ وار فنڈ کی فراہمی کے لئے قادیان میں جو کبڈی ٹورنامنٹ شروع کیا گیا تھا۔ اس کے سلسلہ میں کل پہلا میچ سیالکوٹ کی ٹیم اور قادیان کی ٹیم میں ہوا۔ جس میں قادیان کی ٹیم جیت گئی۔ دوسرا میچ لاہور لوکو شاپ کی ٹیم اور گجرات ٹیم کے درمیان ہوا۔ جس میں گجرات کی ٹیم جیت گئی۔ آج فائنل میچ قادیان اور گجرات کی ٹیموں کے درمیان ہوا جس میں قادیان کی ٹیم جیت گئی۔ میچ نہایت شاندار ہوا اور پبلک نے بڑی دلچسپی سے اس میں حصہ لیا۔ آخر میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

پتہ مطلوب ہے موصی عبدالحق صاحب نور نمبر ۵۸۲۷ نے ناصر آباد سندھ سے ۱۹ ماہ امان ۱۳۲۰ہش سے وصیت کی تھی۔ لیکن اس کے بعد ان کیطرف سے نہ تو چندہ آیا ہے۔ اور نہ ہی کوئی اطلاع ملی ہے۔ اس پتہ پر رجسٹری بھیجی گئی۔ تو وہ بھی واپس آگئی ہے اگر کسی دوست کو

اخبار احمدیہ

ترک حقہ نوشی منشی سلطان احمد صاحب و محمد عبداللہ صاحب مال ناصر آباد نے حقہ سگرٹ بیڑی پینا چھوڑ دیا ہے۔ خاکسار عبدالمومن سیکرٹری ناصر آباد سندھ

درخواست ہائے دعا (۱) مرزا گلزار حسین صاحب گوئٹہ اپنے بھتیجے مرزا بشیر احمد صاحب کے ۰.E.C.۰ کے امتحان میں کامیابی کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں (۲) عبدالحفیظ صاحب مانسہرہ کے والد صاحب عرصہ ۴ سال سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ نیز ان کی والدہ دو سال سے تپ دق سے بیمار ہیں (۳) محمد حسین صاحب قادری ساکن باندہ بعض مشکلات میں مبتلا ہیں (۴) سید نثار احمد صاحب گھٹیالیاں تپ محرقہ سے بیمار ہیں۔ (۵) اللہ رکھا صاحب گھٹیالیاں کے والد خیر الدین صاحب بعارضہ دمہ بیمار ہیں (۶) سکندر علی صاحب ملکھن چک ۳۱۰ گ ب ضلع لائلپور کا لڑکا عطاء اللہ ایک ماہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ سخت بیمار ہے (۷) سید عبداللہ شاہ صاحب مالک دواخانہ خدمت خلق قادیان کی والدہ صاحبہ کئی دنوں سے بعارضہ بخار بیمار ہیں (۷) منیر احمد صاحب لکھتے ہیں کہ میرے والد جناب ملک عزیز احمد صاحب جو سمندر پار گئے ہوئے ہیں۔ ان کی خیریت کے لئے اور میرے چچا جناب ملک نصیر احمد صاحب کی صحت کے لئے جو ملیریا سے بیمار ہیں دعا کی جائے (۸) مولوی رحمت علی صاحب ناصر آباد جوڑوں کے درد کی وجہ سے بیمار ہیں (۹) عبدالباسط ابن عبدالمومن خان صاحب سیکرٹری ناصر آباد سندھ ایک ماہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ (۱۰) ڈاکٹر محمد اشرف صاحب سب اسسٹنٹ سرجن لاہور کے بھائی کے بچے بہت دنوں سے بیمار ہیں۔ نیز بھانجی و بھتیجی نذیر احمد بیمار ہے احباب سب کے لئے دعا فرمائیں

207

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ذکر حبیب علیہ السلام

روایات قریشی محمد عثمان صاحب ایس ڈی او انجینئر نئی دہلی

بتوسط صیغہ تالیف و تصنیف - قادیان -

(۱)

ایک دفعہ میں والدہ - بیوی اور بچوں سمیت قادیان گیا - جانے پر معلوم ہوا - کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تقریباً ایک ماہ سے علیل ہیں - حتیٰ کہ چلنا پھرنا بھی سخت مشکل ہے - نمازوں میں بھی باہر تشریف نہ لاسکتے : اور قادیان پہونچکر یہ بھی دیکھا - کہ بیرونجات سے اور بھی کئی دوست قادیان میں اسی غرض سے ٹھہرے ہوئے ہیں - کہ حضور علیہ السلام کی زیارت کرکے اور حضور کے ساتھ نماز پڑھ کر ہی واپس جائیں - چونکہ میں صرف ۵-۶ روز کی رخصت لے کر گیا تھا - اس لئے میری اہلیہ نے حضرت اقدس کے حضور عرض کیا - کہ ہم تو بہت تھوڑی رخصت لے کر آئے ہیں - اور وہ (یعنی راقم) کہتے ہیں - کہ اتنی تھوڑی سی رخصت میں ملاقات کیسے ہوگی - ان کو حضور کی قدمبوسی حاصل کرنے کا بہت فکر ہے - اس پر حضور علیہ السلام نے فوراً خادم کو بھیجا - کہ مجھے مہمان خانہ سے بُلا لائے - چنانچہ میں چھوٹی مسجد میں پہنچ گیا - اور بیت الفکر کے دروازہ کے پاس انتظار میں کھڑا ہوگیا اس وقت ایک اور صاحب بھی میرے ساتھ اس غرض سے آگئے - میں نے اندر اطلاع کروائی کہ ایک اور صاحب بھی میرے ساتھ حضور سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں - اس پر خادم نے آکر مجھے کہا کہ حضور نے صرف آپ کو اندر بُلایا ہے چنانچہ میں اندر گیا - اس وقت حضور علیہ السلام کو سخت تکلیف تھی - والدہ صاحبہ اور اہلیہ بھی موجود تھیں - حضور علیہ السلام مجھ سے الہ آباد کے حالات اور وہاں جماعت کی ترقی کے متعلق کوائف دریافت فرماتے رہے - آخر میں میں نے عرض کیا - کہ حضور میں اس خواہش کو لے کر آیا ہوں - کہ کم از کم ایک جمعہ حضور کے ساتھ پڑھوں باوجودیکہ حضور علیہ السلام سخت تکلیف میں تھے - اور غالباً اس وقت پتھر سے پسلی کو سینکا جا رہا تھا - حضور علیہ السلام نے فرمایا - کہ سب صاحبان کو اطلاع کردی جائے - کہ ہم آج نماز جمعہ میں شامل ہوں گے - چنانچہ جمعہ میں حضور پُرنور تشریف لائے - اور وہ تمام احباب جو مدت سے انتظار کی گھڑیاں گزار رہے تھے - حضور کی زیارت سے بے حد مسرور ہوئے ::

(۲)

جب میں حضور علیہ السلام سے رخصت ہونے لگا - تو فرمایا - بٹالہ دو بجے کے قریب پہونچ گے - راستہ میں کھانے کا وقت آجائے گا - اس لئے یہیں سے کھانا ساتھ کئے دیتے ہیں - چنانچہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت ام المومنین مدظلہا العالی سے کہکر کھانا تیار کروا کر ہمارے ساتھ کردیا ::

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے چند خطوط

خاکسار مرتب نے قریشی صاحب کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پانچ خطوط بھی دیکھے جن میں سے نمبر۱ و نمبر۲ قریشی صاحب کے نام ہیں اور نمبر۳ و نمبر۴ و نمبر۵ اُن کی مرحومہ اہلیہ صاحبہ کے نام - ذیل میں اُن کی نقل مطابق اصل درج کی جاتی ہے - جس کو مولوی عبد الحمید صاحب سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ دہلی نے بھی اصل سے مقابلہ کرکے مع اپنی تصدیق کے خاکسار کے حوالہ کیا -

(۱)

حضور علیہ السلام کے خطوط سے پہلے قریشی صاحب کا ایک خط نقل کیا جاتا ہے جس کے جواب میں حضور علیہ السلام نے خط ملا تحریر فرمایا - اور اسی کے ساتھ حضرت مولوی عبد الکریم صاحب رضی اللہ عنہ نے بھی چند الفاظ رقم فرمائے تھے ::

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

امامنا و مرشدنا حضرت اقدس جناب مسیح دوران و امام مصلح آخر الزمان ؑ حبیب کدعہ کا میں مسافر کوئی پاجاتا ہوں حسرت آتی ہے یہ - میں نیچا رہا جاتا ہوں

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ -

حضور میرے لئے دُعائے خیر برائے فلاح دارین فرمائیں - الہ آباد بہت دُور ہے - اور دو چار روز کی رخصت میں حضور کی قدم بوسی دارالامان میں جا کر نہیں سکتا - اس کے لئے بھی دُعا فرمائیے کہ حضور کا قرب میسر ہو جائے - عرصہ تین ماہ کا گزرتا ہے - کہ میرے تبادلہ دہلی کی تجویز صاحب نے کی تھی - مگر خدا تعالےٰ کی کچھ مصلحت ہوگی - کہ تبادلہ ہوتے ہوتے رہ گیا - مگر حالت نماز میں کئی دفعہ القا مجھ کو ہوا تھا - کہ تبادلہ مقدر ہو چکا ہے - اب حضور سے التجا ہے میرا تبادلہ دہلی کے لئے خدا تعالےٰ نے کچھ انتظام کردے - تاکہ جلد جلد قدمبوسی حضور سے مشرف ہوتا رہوں - ورنہ دُوری سے طبیعت پریشان رہتی ہے اور منقبض ہے - زیادہ کیا عرض کروں خدا تعالےٰ دلوں کے حال سے واقف ہے - دُعا فرمایئے - کہ خدا تعالےٰ اپنا قرب - اور اپنی ہمکلامی سے مشرف فرمائے اور گناہوں کو معاف فرمائے - نہایت سختی اور ابتلا کے دن ہیں .... فقط زیادہ حد آداب -

میری التجا ہے - کہ حضور اس خط پر جو لکھنا چاہیں - اپنے قلم سے تحریر فرمائیں -

خاکسار محمد عثمان احمدی ہیڈ ڈرافٹسمین دفتر ڈسٹرکٹ انجینئر ایسٹ انڈیا ریلوے الہ آباد - ۱۲- ۱۹۰۵ء -

ملا السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ -

میں نے تمام خط پڑھ لیا ہے - انشاء اللہ دُعا کروں گا - جو کچھ آپ کے لئے بہتر ہوگا - وہی خدا تعالےٰ کرے گا - بہت کام ایسے ہیں - کہ انسان نہیں جانتا - کہ وہ بہتر ہیں - مگر خدا تعالےٰ کے نزدیک بہتر ہیں

والسلام - خاکسار مرزا غلام احمدؐ -

عزیز من - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ -

حضرت کا اپنے ہاتھ کا لکھا ہوا پڑھ لیں - بہت ہی کم اپنے ہاتھ سے لکھتے ہیں - آپ کی خاص خوش قسمتی ہے - بلائیں - وبائیں اور آئندہ کے خوف اور طرف توجہ نہیں ہونے دیتے - صبر - صبر - والسلام خاکسار عبد الکریم -

ملا - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ -

آپ نے چوہدری وصی احمد صاحب کی نسبت جو کچھ لکھا ہے - افسوس ہے - کہ آپ نے ہمارے سلسلہ سے بے خبر رہ کر ایسا تحریر کیا ہے - جہاں تک ظاہر کیا گیا ہے - یہ تو ٹھیک ہے - کہ مہر پر سود لگانا خلاف احکام شریعت اسلام ہے - ابتدائے اسلام سے اب تک کبھی مہر پر سود نہیں لیا گیا - اور خود مسلمان ہو کر سود کا نام لینا - اسلام سے خروج ہے - لیکن یہ بے ادبی اور گستاخی میں داخل ہے کہ ہدایت پانے کی یہ شرط کیجائے - کہ فلاں میرا مقصد حاصل ہو - تو میں بیعت کروں گا - خدا تعالےٰ کسی کی بیعت کا محتاج نہیں ہے بلکہ ایسے شخص کا بیعت کرنا ہی عدم بیعت میں داخل ہے - خدا تعالےٰ کا کونسا کام کسی کی بیعت پر اٹکا ہوا ہے - پس میری دانست میں ایسی خراب حالت میں بیعت کرنا بے فائدہ ہے ہاں اگر دل میں کچھ صدق اور اعتقاد ہو - تو دُعا کے لئے یاد دلاتے رہیں انشاء اللہ دُعا کی جائیگی - جب تک مقدمہ دائر ہو یاد دلاتے رہیں - خاکسار مرزا غلام احمد ۲۴ مارچ ۱۹۰۶ء -

ملا۳ - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

عزیزہ صدیقہ بیگم - السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ - تمہارا خط پہونچا - خدا تعالےٰ تم کو مع تمام عزیزان کے خوش رکھے - اور تمہیں عمر والا لڑکا عطا فرمائے - آمین - بہتر ہوگا - کہ جب خدا تعالےٰ موقعہ دے - تو دو تین مہینے اس جگہ رہ جائیں - یہ تمہاری محبت اور اخلاص کی نشانی ہے کہ تم نے میری طرف خط لکھا - ہمیشہ اپنے حالات خیریت آیات سے مطلع کرتی رہو - میں تم پر بہت خوش ہوں - ہمیشہ نماز کی پابندی رکھیں -

والسلام خاکسار مرزا غلام احمد - ۳۰ اجون ۱۹۰۶ء

ملا۴ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

السلام علیکم و رحمۃ اللہ - و برکاتہٗ -

تمہارا خط پہونچا - تمہارے اخلاص اور محبت سے بہت خوشی ہوئی - خدا تمہیں بہت خوش رکھے - اور دُنیا کی بلاؤں اور آفتوں سے بچائے - آمین -

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہمیشہ اپنی خیریت سے اطلاع دیتی رہو تم اپنے میاں سے بڑھ کر اخلاص مند ثابت ہوئی ہو اور تمہارے خط میں بہت محبت اور اخلاص کی بُو آتی ہے ۔ میں تمہارے لئے دعا کرتا ہوں کہ تم ہمیشہ خوش رہو اور تمہارے بہت لڑکے ہوں اور خاتمہ بالخیر ہو آمین

والسلام مرزا غلام احمد

(۵)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ۔ تمہارا خط پہونچا ۔ تمہارے اخلاص اور محبت سے مجھے بہت تعجب آتا ہے ۔ کہ خدا نے اس قدر تمہیں سچی ارادت اور محبت سے حصہ دیا ہے ۔ اور تمہارے دل میں یقین بھر دیا ہے ۔ خدا تمہیں بہت خوش رکھے ۔ اور اولاد صالح عنایت کرے اور تمہیں موقعہ دے ۔ کہ دو تین مہینے تک اس جگہ رہ جاؤ ۔ میں تم سے بہت خوش ہوں ۔ اور ایسی عورتیں میں نے بہت کم دیکھی ہیں ۔ جو اس قدر یقین اور اعتقاد رکھتی ہوں ۔ تمہارے دل میں محبت اور اعتقاد رچا ہوا معلوم ہوتا ہے خدا تمہیں ہر ایک مصیبت سے بچائے اور تمہیں خوش رکھے ۔ زیادہ خیریت ۔ والسلام خاکسار مرزا غلام احمد از قادیان مورخہ ۱۰ ر فروری

قرآن کریم کی ایک آیت سے مسئلہ عدم رجوع موتیٰ کا استنباط

مسئلہ احیاء موتے پر اسلامی نقطۂ نگاہ سے روشنی ڈالتے ہوئے الفضل ۴ ر ستمبر میں واضح کیا گیا تھا ۔ کہ قرآن کریم اور احادیث دونوں اس امر میں متفق ہیں کہ جو شخص فوت ہو جائے ۔ وہ دوبارہ دنیا میں زندہ نہیں ہوتا ۔ اللہ تعالیٰ اپنے صریح قوانین میں اس بات کو داخل کر چکا ۔ اور مردوں کے متعلق یہ فیصلہ فرما چکا ہے ۔ کہ انھم لا یرجعون ۔ وہ دنیا میں دوبارہ لوٹائے نہیں جاتے ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی احادیث میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہے ۔ مگر باوجود اس قدر صراحت اور وضاحت کے پھر بھی بعض مسلمان یہ عقیدہ رکھتے ہیں ۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام مردے زندہ کیا کرتے تھے ۔ اس ضمن میں قرآن کریم کی بعض آیات بناء استدلال کے طور پر پیش کی گئی تھیں ۔ اور بتایا گیا تھا ۔ کہ یہ آیات وضاحتاً بتا رہی ہیں کہ مردے قیامت کے دن ہی زندہ ہوں گے ۔ اس سے پہلے زندہ نہیں ہو سکتے چنانچہ ان آیات میں سے ایک آیت سورۂ مومنون کی یہ پیش کی گئی تھی ۔ ثم انکم بعد ذالک لمیتون ثم انکم یوم القیامۃ تبعثون ۔ اور اس کا مفہوم ان الفاظ میں پیش کیا گیا تھا ۔ کہ

"تم پیدا کئے جانے کے بعد ایک دن ضرور موت کا شکار ہو گے ۔ اور پھر قیامت کے دن ہی دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے ۔ اس سے پہلے زندہ نہیں ہو سکتے ۔"

ظاہر ہے کہ یہ مفہوم آیت قرآنی کے بالکل مطابق ہے ۔ مگر جس شخص کے دماغ میں یہ خیال سمایا ہوا ہو ۔ کہ حضرت مسیح مردے زندہ کیا کرتے تھے ۔ وہ اس مفہوم کو کب برداشت کر سکتا ہے ۔ چنانچہ "شرائط قرآن فہمی کے مصنف و ناشر" نے جن کا ذکر گزشتہ پرچہ میں کیا گیا ہے الفضل کی طرف جو جرم منسوب کیا ہے ۔ وہ یہ ہے کہ اس آیت کا ترجمہ بالکل بگاڑ دیا گیا ہے ۔ اس لئے کہ ترجمہ میں "ہی" کا لفظ زائد کر دیا گیا ہے ۔ یعنی ترجمہ یہ کیا گیا ہے ۔ "تم پیدا کئے جانے کے بعد ایک دن ضرور موت کا شکار ہو گے ۔ اور پھر قیامت کے دن ہی دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے ۔ چنانچہ لکھا ہے

"لفظ ہی نکال دیجئے مطلب بالکل صحیح ہو جائے گا ۔ مگر چونکہ ترجمہ کرنے والوں کا مطلب کچھ اور ہی تھا ۔ چنانچہ اسی تاریخ کے اخبار کے پانچویں صفحہ کی سرخی ہے ۔ "حضرت مسیح علیہ السلام نے مردے زندہ نہیں کئے ۔ اور اسی مطلب کے لئے اس نے اس آیت کے ترجمہ میں "ہی" بڑھا کر تحریف معنوی ضرور کی ۔ ورنہ جبکہ کھلے لفظوں میں قرآن نے حضرت عیسیٰ کے معجزات میں احیاء موتے یعنی میں مردوں کو زندہ کرتا ہوں کا دعوےٰ پیش کیا ہے مگر اگر قادیانی اسے مان لیں ۔ تو ان کے پیر و مرشد مردود ہوئے جاتے ہیں ۔ اس لئے قرآن کی تحریف ضروری سمجھی گئی ۔ اور صرف ایک لفظ ہی بڑھانے سے ترجمہ میں زمین و آسمان کا فرق ہو گیا ۔"

ان سطور میں بانی سلسلہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ذکر جس بد تہذیبی سے کیا گیا ہے ۔ اور لاکھوں انسانوں کے مقدس پیشوا کے متعلق جو ناشائستہ اور مکروہ انداز بیان اختیار کیا گیا ہے ۔ وہ بجائے خود نفرین کے قابل ہے ۔ لیکن اس سے قطع نظر جو استدلال کیا گیا ہے وہ بے حد عجیب اور حیرت انگیز ہے ۔ کہا گیا ہے کہ ہی کا لفظ بڑھا کر ترجمہ میں "زمین و آسمان کا فرق" پیدا کر دیا گیا ہے اگر ہی کا لفظ اڑا دیا جاتے ۔ تو مطلب بالکل صحیح ہو جائے گا ۔ مگر سوال یہ ہے کہ کیا ہی کا لفظ اڑا کر قرآن کریم کی اس آیت سے یہ ثابت کیا جا سکتا ہے کہ مردے دنیا میں دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں ۔ یقیناً کوئی عقلمند یہ نہیں کہہ سکتا ۔ کہ "ہی" کا لفظ اگر اڑا دیا جائے ۔ تو اس قرآنی آیت سے یہ استنباط ہو سکتا ہے ۔ کہ مردے قیامت سے پہلے دنیا میں دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں ۔ لفظ ہی کو اڑا کر آیت کا ترجمہ یہ ہو گا ۔ "تم پیدا کئے جانے کے بعد ایک دن ضرور موت کا شکار ہو گے ۔ پھر قیامت کے دن دوبارہ زندہ کئے جاؤ گے ۔" بتایئے ان الفاظ سے کس طرح ثابت ہو گیا کہ حضرت مسیح مردے زندہ کیا کرتے تھے ۔ یا مردے دنیا میں دوبارہ زندہ ہو سکتے ہیں ۔ "ہی" کو اڑا دینے کے بعد بھی یہی مفہوم رہتا ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ بنی نوع انسان کو مخاطب کر کے فرماتا ہے ۔ "تم پیدا کئے جانے کے بعد ایک دن ضرور مرو گے اور پھر دوبارہ قیامت کے دن زندہ کئے جاؤ گے ۔" یعنی یہ نہیں ہو گا ۔ کہ تم مرو اور پھر قیامت سے پہلے تمہیں دوبارہ زندہ کر دیا جائے ۔ اس میں "ہی" کا لفظ بڑھا دیا جائے ۔ یا اڑا دیا جائے ۔ دونوں صورتوں میں مفہوم ایک ہی رہتا ہے ۔ ہاں "ہی" کی صورت میں بات میں زیادہ زور پیدا ہو جاتا ہے ۔ یہ وہ غلطی ہے جو "الفضل" کی طرف منسوب کی گئی ۔ اور جو درحقیقت منسوب کرنے والوں کی اپنی غلطی ہے نہ کہ الفضل کی ۔ رہا احیاء موتےٰ سے یہ استدلال کرنا کہ حضرت مسیح مردے زندہ کیا کرتے تھے ۔ سو یہ بھی درست نہیں ۔ اور اس پر مفصل بحث الفضل ۹ ستمبر ۴۲ء میں کی جا چکی ہے ۔ "شرائط قرآن فہمی" کے مصنف صاحب کو چاہیئے ۔ کہ وہ پہلے اس مضمون کو پڑھ لیں ۔ اور پھر حضرت مسیح کے معجزہ احیاء موتےٰ کا ذکر کریں ۔

حقیقت یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایسے ہی لوگوں سے ضعف پہونچا ہے ۔ جو خود تو اسلام سے ناواقف ہوتے ہیں مگر دوسروں کی اصلاح کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں ۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ وہ خود تو گمراہ ہوتے ۴

۴ ہی ہیں دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں ۔ یہی حال ٹریکٹ نویس صاحب کا ہے ۔ بجائے اس کے کہ وہ ان لوگوں کے شکر گزار ہوتے جنہوں نے قرآن کریم کے تراجم کئے ۔ اس کی تفسیریں لکھیں ۔ اور اس کے انوار اور علوم کو بڑی محنت اور کوشش سے لوگوں میں پھیلایا ۔ انہوں نے سرے سے تمام تراجم و تفاسیر کو غلط قرار دے دیا ۔ اور اس طرح اپنے عمل سے ان اسلاف کے خلاف آواز اٹھائی جن کے احسانات کا بار گراں امت محمدیہ کے سر پر ہے ۔ اس کے بعد انہوں نے دوسرا غلط قدم یہ اٹھایا ۔ کہ خود قرآنی علوم سے نابلد ہونے کے باوجود شرائط قرآن فہمی لکھنے کا اعلان کر دیا ۔ اور اس کا زیر نظر ٹریکٹ میں جو نمونہ پیش کیا وہ نہایت ہی افسوسناک ہے ۔ اللہ تعالیٰ ایسے نادان دوستوں سے مسلمانوں کو بچائے ۔ اور انہیں توفیق عطا فرمائے کہ وہ حقیقت کو سمجھیں اور اسلام کے متعلق کوئی غلط قدم نہ اٹھائیں ؛

208

Digitized By Khilafat Library Rabwah

افریقہ میں تبلیغ اسلام

مسلمانوں کی عبرتناک حالت اور عیسائیوں کو قبل ازیں احمدیت سے ناواقف ہونے پر حسرت

احمدی مبلغ آدم خور حبشیوں کے علاقہ میں

میں Owo میں مسجد کا کام شروع کرانے کے لئے Benin City نام مقام پر ۱۸ ستمبر ۴۲ء سے پہنچ چکا تھا۔ وہاں پر چار ہفتے بسر کرنے کے بعد میں Agbor آگیا ہوں۔

دو مؤثر لیکچر

بنین میں کھلی ہوا کے لیکچروں کا بندوبست نہ ہو سکا۔ کیونکہ موزوں ترجمان میسر نہ آیا۔ البتہ انفرادی تبلیغ اور تقسیم لٹریچر کے ذریعہ خدا کے فضل سے اچھا کام کیا گیا۔ وہاں کی لائبریری میں سلسلہ کی چند کتابیں بھی دیں۔ City Council ہال میں دو لیکچر دیئے۔ تعلیم یافتہ پبلک کو خاص دعوتی کارڈوں کے ذریعہ بلایا گیا۔ اور عام اطلاع کے واسطے پوسٹروں اور گھنٹی کے ذریعہ منادی کی گئی۔ دونوں لیکچر خدا کے فضل سے نہایت کامیاب رہے۔ اور تعلیم یافتہ لوگوں کے دلوں میں اسلام کی قدر بیٹھ گئی۔ خود ریاست کے نواب پر بہت گہرا اثر ہوا۔ ان کو دو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ بھی خوب تبلیغ کی "اسلامی نماز" اور "احمدیت یا حقیقی اسلام" تحفۃً دیئے۔ اُن کا دل اسلام کی طرف مائل ہے۔ دُعا فرمائی جائے۔ کہ خدا تعالیٰ انہیں احمدیت میں شامل ہو جانے کی توفیق بخشے۔ دو لیکچر جن کا اُوپر ذکر کیا ہے۔ اُن میں سے پہلے کا عنوان تھا۔ What is Islam اور دوسرے کا Islam and other faiths پہلے کی صدارت خود چیف نے کی۔ اور دُوسرے کی اُس صوبہ کے ریذیڈنٹ کے چیف کلرک نے۔ جو کہ چیف یا نواب کا بہت نزدیکی رشتہ دار ہے۔ پہلے لیکچر میں وہاں کا ایک یوروپین اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ کمشنر بھی آیا۔ اور اختتام لیکچر پر سوالات کئے۔ اور خدا کے فضل سے تسلی بخش جواب پائے آپ رومن کیتھولک ہیں۔

مُسلمانوں کی ابتر حالت

اس علاقہ میں لوگوں کو اسلام سے سخت نفرت ہے۔ کیونکہ مُسلمان کہلانے والوں کی عملی حالت نہایت گری ہوئی ہے۔ اور تعلیم کے ساتھ اُن کو دُور کا واسطہ بھی نہیں۔

بنین جو صوبہ کا ہیڈ کوارٹر ہے۔ اور جس کا چیف نائیجیریا کے Western Provinces کے پانچ چوٹی کے یا نمبر اوّل کے چیفس میں سے ایک ہے۔ جس کی آبادی ہزاروں نفوس پر مشتمل ہے۔ وہاں ایک بھی مسلمان وہاں کا باشندہ ایسا نہیں۔ جو انگریزی زبان لکھ پڑھ سکتا ہو۔ شمالی نائیجیریا اور جنوبی نائیجیریا کے باشندے جو بالعموم مسلمان ان علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ وہ گندہ رہنا شاید بزرگی کی علامت سمجھتے ہیں۔ میں بنین سے ایک جگہ گیا جو سارے کا سارا قصبہ مسلمانوں کا ہے۔ اور وہاں کا رئیس قریہ بھی مُسلمان ہے۔ مگر کیا قصبہ اور کیا لوگ۔ ایسے گندے پائے۔ کہ پاس بیٹھنے سے بدبو آتی۔ زیر بغل بالوں کا صاف کرنا تک نہیں جانتے۔ بلکہ ان کا خیال ہے۔ کہ اگر زیر ناف بال صاف کئے جائیں۔ تو بچے مر جاتے ہیں۔ بعض لوگوں پر زور دے کر میں نے صفائی کرائی۔ گنڈے تعویز پر ان کا بہت اعتقاد ہے۔ اور تعلیم یافتہ یعنی جو کوئی قرآن کریم پڑھ لیتا۔ اور ٹوٹی پھوٹی عربی لکھنے لگ جاتا ہے۔ وہ اس امر کو بطور پیشہ اور ذریعہ معاش بنا لیتا ہے۔ چنانچہ دُوسرا قصبہ جس کا ذکر میں کر رہا ہوں۔ اور جس کا نام Auchi Town ہے۔ وہاں کا امام اچھا عالم ہے۔ چند اور عالم بھی وہاں ہیں۔ میں نے ان کو مصلے کے نیچے سے رزق ملنے کے طریقے معلوم کرنے کا خواہشمند پایا امام کو میں نے حدیث کی بعض کتب اور ان کی شرحیں بتلائیں۔ مگر وہ یہی کہتے۔ کہ "یہ تو ہو ئیں نہ دینی کتابیں"۔ مطلب یہ کہ میں اسے دینی کتابیں تو بتا رہا ہوں۔ مگر "اسم اعظم" اور "سحر سلیمانی" نہیں بتلاتا۔ اس کو یقین تھا۔ کہ مجھے "اسم اعظم" اور "سحر سلیمانی" کا خوب علم ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

غرض ہزاروں نفوس کی آبادی پر مشتمل قصبہ میں وہاں کا اصلی باشندہ ایک بھی نہیں جو انگریزی زبان جو اس زمانہ میں "بین الاقوامی زبان" ہے لکھ پڑھ سکتا ہو۔ لہذا میں نے جہاں سینکڑوں پمفلٹ مسیحی لوگوں میں تقسیم کئے۔ کوئی مسلمان وہاں کا باشندہ ایسا نہ ملا۔ جسے کوئی پمفلٹ دے سکتا۔ عیسائی جب احمدی مبلغ سے ملے۔ اسکے خیالات سُنے۔ تاریخ سے اسلامی شان و شوکت اور مسلمانوں کے علمی کارناموں کا پتہ انہیں دیا گیا۔ تو نہایت حسرت سے کہنے لگے۔ کہ کاش عیسائیت سے پہلے اسلام ان ممالک میں آتا۔

یہاں Agbor کے میڈیکل آفیسر جو لیگوس کے باشندے ہیں اور ولایت سے ڈاکٹری پاس ہیں۔ اُن کی ماں اور نانی مسلمان ہیں۔ مگر باپ مسیحی جو پولیس میں انسپکٹر تھا۔ ان کی بیوی بھی شاید ولایت جا چکی ہے۔ انہوں نے اپنے مکان پر مجھے بلایا۔ وہ بھی حسرت سے کہنے لگے۔ کہ احمدیت آج سے پچاس سال پہلے یہاں کیوں نہ آئی۔

عیسائیوں کی حالت

عیسائیوں کی یہ حالت ہے کہ اس قصبہ میں جو ساحل سمندر سے چار سو میل سے بھی زیادہ دُور ہے کئی مسیحی سکول flourish کر رہے ہیں۔ لڑکوں اور لڑکیوں کے الگ الگ سکول لوگ کثرت سے مسیحی ہیں۔ بلکہ میں کہونگا کہ مسیحیت کی ایک رَو چلی ہوئی ہے۔ یعنی الناس علیٰ دین ملوکھم کے مطابق قریباً ہر ایک ہی اپنے آپکو مسیحی کہتا ہے خواہ اُسنے بپتسمہ لیا ہو یا نہ۔ مگر اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ عیسائیت کو خوب سمجھتے اور اُسپر عمل پیرا ہیں۔ نہیں وہ صرف فیشن کے طور پر مسیحی ہیں۔ چنانچہ رومن کیتھولک پادری تیار کرنے کے مدرسے کا ایک سیاہ فام طالب علم جو پادری بننے کے لئے تعلیم حاصل کر رہا ہے۔ ایک روز میرے پاس آیا۔ اُسکے ساتھ باتیں کرنے سے بھی میں اس نتیجہ پر پہنچا کہ لوگ عیسائیت کو سمجھنے کی کوشش ہی نہیں کرتے۔ ایک رَو کے طور پر عیسائی ہو رہے ہیں (اگرچہ مدارس اسکام میں ۹۸ فیصدی انکی امداد کر رہے ہیں) اس شخص سے شادی کرنے اور بلا شادی زندگی گذارنے پر گفتگو ہوئی۔ بیچارا انجیل سے تو عاجز آجاتا۔ مگر چونکہ خود پادری بننے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔ کس طرح شادی کی تائید کر سکتا تھا۔

اُٹھرا ایک دردناک دکھ ہے

بچہ کے بعد بچہ پیدا ہونا اور مرتے جانا ایک دردناک دکھ ہے۔ اس دکھ کو وہ ماں ہی جانتی ہے جو نو ماہ کی تکلیف کے بعد چند دن کی خوشی نہیں دیکھنے پاتی۔ کہ اس کا بچہ اس سے جُدا ہو جاتا ہے۔ اس دُکھ سے بچنے کا روحانی علاج دُعا ہے اور جسمانی علاج "ہمدرد نسواں" جو ۹۰ فیصدی سے بھی زیادہ مریضوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ حمل کے ساتھ ہی اس کا استعمال ضروری ہے۔ حمل اور دودھ پلانے تک کی پوری خوراک گیارہ تولے قیمت گیارہ روپے آج ہی خرید لیں تاکہ وقت پر دوا ملے اور فائدہ یقینی ہو۔

ملنے کا پتہ

دواخانہ خدمت خلق قادیان پنجاب

Auchi Town میں بھی لیکچر دیا مگر وہاں کرایہ کی عام موٹریں نہیں جاتیں اس لئے میں خاص موٹر کرایہ پر لے کر گیا تھا۔ لہٰذا زیادہ دیر وہاں نہ ٹھہر سکا۔ موٹر پر چھ پونڈ خرچ آئے۔ اور چیف نے مجھے پانچ پونڈ نذرانہ دیا۔ وہ قریباً دو سال سے مجھے وہاں مسلم سکول کھولنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ اگرچہ وہاں پر گورنمنٹ سکول ہے۔ چیف اور اس کے امراء کے ساتھ ضروری امور طے کر کے فیصلہ کر دیا گیا۔ کہ اگلے سال خدا نے چاہا تو سکول کھول دیں گے۔ اس جگہ چیف کے لڑکے تعلیم یافتہ ہیں۔ ان کو لٹریچر دیا۔ انہوں نے بعض کتابیں خریدیں اور نئے شائع ہونے والے ترجمۃ القرآن کے لئے دو شخصوں نے پیشگی قیمت ادا کی۔

کاش احمدیت پہلے آتی

Ombaba جہاں میں اب ہوں اچھا خاصہ قصبہ ہے۔ بلکہ دو قصبے اسی نام سے ایک دوسرے سے قریباً چار میل دور واقع ہیں۔ یہاں گورنمنٹ سکول میں میڈیکل آفیسر کی زیر صدارت ایک لیکچر اسلام پر دے چکا ہوں۔ اور خدا کا بڑا شکر ہے۔ کہ ان لوگوں کے دلوں سے اسلام کے متعلق غلط خیالات نکل رہے ہیں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی جنگوں کے مقابلہ میں حضرت مسیح کا قول۔ کہ کپڑے بیچ کر بھی تلوار خریدیں دکھایا جاتا ہے تو دنگ رہ جاتے ہیں۔ قرآن کریم کی محفوظیت اور اس کی صحت کے مقابلہ کے لئے اناجیل کے اختلافات بتلائے جاتے ہیں تو بڑے متعجب ہوتے ہیں۔ اور آہ بھر کر کہتے ہیں۔ کہ کاش اسلام مسیحیت سے پہلے اس ملک میں آتا۔ اور احمدی اسے لاتے۔ جیسا لوگ نہ لاتے۔

عیسائیوں میں تبلیغ اسلام

اس جگہ کھلی ہوا کا لیکچر بھی دیا۔ اور بھی دینے کا ارادہ ہے۔ انشاء اللہ۔ لٹریچر بہت تقسیم کیا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کی صلیبی موت سے نجات کا پڑھ کر بڑے تعجب سے پوچھتے ہیں۔ کہ کیا یہ صحیح ہے میں جواب دیتا ہوں۔ کہ میں نے انجیلی حوالوں سے ہی یہ ثابت کیا ہے۔ ان لوگوں نے سفید رنگ کا مسلمان پہلے کبھی نہیں دیکھا۔ یہ لوگ مجھے کیتھولک فادر سمجھتے ہیں۔ عوام تو الگ رہے کیتھولک پادری جو یہاں مقیم ہے۔ اس نے عجیب لطیفہ کیا۔ جب میں یہاں آیا۔ تو اسے کسی نے بتلایا۔ کہ ایک دوسرا فادر اس جگہ آیا ہے۔ وہ بیچارہ بائیسکل پہ سوار ادھر ادھر مارا مارا پھرنے لگا میری تلاش میں آخر جا کے قیام پر پہونچا۔ مگر عجیب تذبذب میں۔ میں نے اس کو کہا۔ کہ میں مسیحی پادری نہیں ہوں۔ بلکہ اسلامی مبلغ ہوں۔ اسے یقین تو نہ آیا۔ مگر چلا گیا۔ اس کی یہی وجہ ہے کہ میری شکل کا مسلمان ان لوگوں نے دیکھا ہی نہیں۔

چیف سے ملاقات

اس جگہ کا چیف دوسرے حصہ میں رہتا ہے۔ جو میری جائے رہائش سے چار میل دور ہے۔ کل میں اس کو ملنے گیا تھا۔ میڈیکل آفیسر نے از خود اپنی موٹر مجھے بھیج دی۔ فجزاہ اللہ۔ چیف اور اس کے چند اکابر کو دو گھنٹہ کے قریب تبلیغ کی جو بہت متاثر ہوئے۔

آدم خور حبشیوں کے علاقہ میں

اب میں Eastern Province کو جا رہا ہوں۔ اس علاقہ میں ابھی تک ایسے لوگ پائے جاتے ہیں جو انسان کا گوشت کھاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدا تعالے خیریت سے رکھے۔ اور اسلام کا جھنڈا وہاں گاڑنے کی توفیق دے۔

نومبائعین

ایام زیر رپورٹ میں مندرجہ ذیل نفوس نے بیعت کی۔

1. Bro Uthman Salem
2. Sist Muhibbat Ashabbi Sanyalu
3. Bro. Y. K. Hameed
4. Bro. R. M. Y Onibanjo
5. Sister Rahmat Onibanjo

خاکسار حکیم فضل الرحمن عفی عنہ
ازمقام Agbor

چندہ جلسہ سالانہ ۳۰ نومبر تک داخل خزانہ ہو جانا چاہیے

بعض عہدیداران اور دیگر احباب جماعت فیس منی آرڈر بچانے کی خاطر جلسہ سالانہ کا چندہ جلسہ تک روک رکھتے ہیں۔ اور جلسہ پر آکر داخل خزانہ کراتے ہیں۔ لیکن یہ طریق درست نہیں۔ کیونکہ جلسہ سالانہ کے لئے ابتداء ہی میں اجناس اور دیگر ضروری اشیاء خریدنے کے لئے بیس بائیس ہزار روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جس کا مہیا ہونا ازبس ضروری ہے۔ اگر یہ روپیہ ۳۰ نومبر تک وصول نہ ہو۔ تو پھر اخراجات دوسری مدات سے قرض لے کر کرنے پڑتے ہیں۔ صحیح طریق یہ ہے۔ کہ کل بجٹ مقررہ ۳۰ نومبر تک پورا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اور جو رقم وصول ہو وہ ساتھ کے ساتھ ماہوار چندہ کے ہمراہ مرکز میں بھیج دی جائے۔

نظارت ہذا کے ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ جن جماعتوں کا بجٹ چندہ جلسہ سالانہ یکصد روپے سے زائد مقرر ہے۔ ان میں سے باوجود اخبار الفضل میں متواتر اعلانات کرانے کے مفصلہ ذیل جماعتوں کی طرف سے ابھی تک کچھ بھی وصول نہیں ہوا۔ ان کے نام اس لئے شائع کئے جاتے ہیں کہ ذمہ دار احباب اس امر کی طرف خاص توجہ کریں۔ اور جہاں تک ہو سکے کوشش کر کے جلدی چندہ جلسہ سالانہ وصول کر کے مرکز میں بھجوا دیں۔

ناظر بیت المال قادیان

ننگل باغبانان۔ دارالبرکات شرقی۔ بٹالہ۔ دھرم سالہ۔ کلانور۔ سارچور۔ چونگاؤ کلو۔ ڈلہوزی۔ ڈسکہ۔ کھنو کے جبہ۔ گھٹیالیاں۔ چونڈہ۔ رائے پور۔ قادر آباد۔ میلو وال۔ دھرگ میانہ۔ کوٹ آغا۔ مصری شاہ لاہور۔ دہلی دروازہ لاہور۔ سول لائن۔ لاہور نیلا گنبد۔ بھاٹی دروازہ لاہور۔ گڑھی شاہو۔ سلطان پورہ صرف ۱۰/۔ شاہدرہ صرف ۱/۔

موجودہ ایام میں "الفضل" کے چندہ میں کوتاہی سخت خطرناک ہے

اکسیر شباب

ہر غلطی اپنا اثر چھوڑتی ہے۔ پس اصل تو یہ ہے۔ کہ انسان میانہ روی اختیار کرے۔ لیکن گزشتہ غلطی کا علاج کرنا ہی پڑتا ہے۔ اور وہ علاج "اکسیر شباب" ہے۔ اکسیر شباب نیا خون نیا جوش پیدا کر دیتی ہے۔ قیمت ۲۰ خوراک ۵؍

ملنے کا پتہ
دواخانہ خدمت خلق قادیان

Digitized By Khilafat Library Rabwah

وی پی واپس کر دینے سے الفضل کو نقصان پہنچتا ہے لہٰذا براہ کرم وی پی ضرور وصول فرمایئے!

209
Digitized By Khilafat Library Rabwah

بھینی شرقپور۔ شاہ مسکین۔ ننکانہ صاحب
کوٹ رحمت خاں۔ سیدوالا۔ مرید کے۔
جھنڈواں صرف -/۱ — لویری والا —
حافظ آباد۔ اکال گڑھ۔ پریم کوٹ۔
اونچے مانگٹ۔ گوجرہ۔ بہلول چک۔
جھنگ شہر۔ جھنگ میانہ صرف -/۲
ٹلور کوٹ۔ سرگودھا۔ ۸/۷۔ چک نمبر ۹۸
دنمبر ۹۸ شمالی۔ چک نمبر ۹۹ شمالی۔ چک
نمبر ۹۷ شمالی۔ چک نمبر ۴۶ شمالی۔ مجوکہ۔ چک
نمبر ۱۱۷ جنوبی۔ چک نمبر ۴۹ جنوبی۔ چک پنیار
نمبر ۹۔ چک نمبر ۹۸ شمالی۔ چک چکوال شمالی
صرف ۸/۲۔ دھرکے کلاں۔ کنجاہ۔ گوگلی
گگرالی۔ چکوال۔ پنڈ دادنخان۔ محمود آباد
صرف ۰/۲۔ دوالمیال صرف ۱/۔ گوجرخان
پنڈی گھیپ۔ میانوالی بستی رندان۔
کوٹ قیصرانی۔ راجن پور بستی بزدار۔
مانسہرہ۔ پشاور صرف ۱۵/۔ رزمک
ڈیرہ اسمعیل خاں چارسدہ۔ ٹوپی۔
پاڑہ چنار۔ سرائے نورنگ۔ ہری پور۔
بہاول نگر۔ خانیوالی۔ مظفر گڑھ۔
علی پور ملتان۔ قتال پور چک نمبر ۱۶۶ مراد
وہاڑی منڈی صرف ۱/۔ بنگلہ کچھ والا
علی پور مظفر گڑھ۔ کبیر والا۔ منٹگمری صرف ۲/۔
پاکپٹن۔ دیپالپور۔ چک نمبر ۵۵

محمود پور۔ عارف والا۔ چک نمبر 215 E-R
موگا۔ زیرہ صرف ۱۲/۱
کھیرپتراں۔ کریام۔ ہوشیارپور۔
اہرانہ خورد۔ کاٹھگڑھ صرف ۱۲/۲
بیگم پور صرف ۱۲/۱۔ مہدی سنگرور۔
خان پور۔ دہلی و شملہ ۸/۷۔ حصار۔
محمود پور۔ جموں صرف جنگ ۲/۔ سری نگر
پونچھ۔ رشی نگر صرف ۶/۔ ناندپور
حیدرآباد دسندھ۔ احمد آباد اسٹیٹ
نمبر ۲۔ میرپور خاص۔ چیمنج مورو اسٹیٹ
بیلوکرناہ۔ محمد آباد صرف
نصرت آباد۔ منور آباد دسندھ

صرف ۸/۲۔ سندھ سیمنٹ ورکس۔ ناصر آباد
سندھ صرف ۴/۔ یسن باڈرہ۔ علی گڑھ
جودھ پور۔ میرٹھ۔ سہارنپور۔
ڈیرہ دون۔ منصوری۔ دہلی۔ لکھنؤ
صرف ۴/۔ الہ آباد۔ کانپور صرف ۱/۔
مسکرا۔ بنارس۔ پٹنہ۔ کٹک
کیرنگ۔ سونگڑہ۔ سنبل پور۔ کلکتہ
صرف ۸/۲۔ برن پور۔ ناگپور۔
بھوپال۔ جبل پور صرف ۱/۱
احمد آباد۔ شموگہ۔ بنگلور
مدراس۔ کنانور

ایک مخلص نوجوان چوہدری علی محمد صاحب کا انتقال

جماعت جھنگ مگھیانہ کے ایک نہایت مخلص اور صادق دوست چوہدری علی محمد صاحب نائب تحصیلدار رودکوہی تونسہ ضلع ڈیرہ غازیخان ۱۰ ماہ حال کو اپنے مالک حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ چوہدری صاحب مرحوم تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے راجپوت چدھڑ قوم میں سے تھے۔ ہمارے ضلع کے زمیندار لوگ میں سے ابھی بہت کم داخل احمدیت ہوئے ہیں۔ مرحوم اپنی قوم میں سے پہلے احمدی تھے نیک رنگ اور صادق دوست تھے۔ عادات نہایت سادہ صاف گو اور شگفتہ مزاج نوجوان تھے۔ آپ پہلے ضلع کے دفتر میں نائب صدر قانونگو تھے۔ میرا ان سے تعارف دسمبر ۳۲ء میں ہوا۔ ان دنوں آپ کا احمدیت سے کوئی تعلق نہیں تھا۔ مگر چونکہ انہیں نیک فطرت پا کر تبلیغ کرنا شروع کی بعض اور حلقوں سے بھی احمدیت کا نور آپ تک پہنچنا شروع ہوا۔ ۳۳ء-۳۴ء میں اللہ کریم نے اپنے فضل و رحم سے انہیں بذریعہ رؤیا اپنی بھیجی ہوئی صداقت کی طرف متوجہ فرمایا۔ سحری کے قریب آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ بیت اللہ کا طواف کر رہے ہیں۔ اور نہایت رقت کا عالم ہے۔ اسی کیفیت میں حجر اسود کو بوسہ دیا۔ اور حجر اسود پر ہاتھ رکھ کر بیعت حضرت مہدی علیہ السلام کر رہے ہیں۔ بیدار ہوئے تو نہایت انشراح کا عالم تھا۔ بیعت کا خط لکھ دیا۔ آپ گو اکثر حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی زیارت خواب میں کیا کرتے نیز حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بھی

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ سے گہری عقیدت تھی۔ تحریک جدید کے مطالبات پر حتی المقدور سختی سے عمل کرتے۔ ایک مرتبہ آپ لاہور گئے اور اپنے ایک غیر احمدی دوست کے ہاں ٹھہرے۔ رات کو چند غیر احمدی دوست ان کو ساتھ لے حق مہمان نوازی ادا کرنے سینما کی طرف چلے۔ جب چوہدری صاحب کو معلوم ہوا کہ یہ لوگ تماشہ دیکھنے جا رہے ہیں ٹھہر گئے۔ اور کہا کہ ہمارے امام نے ہمیں منع کیا ہے۔ وہ لوگ آپ کے گرد ہو گئے کہ بیشک تو ہماری گرہ سے نکلیں گے۔ چوہدری صاحب انکار کرتے اور وہ ساتھ لے جانے پر مصر تھے۔ بالآخر انہوں نے چوہدری صاحب کو بے تکلفی سے اٹھا لیا۔ اور سینما ہال تک اٹھائے لے گئے۔ جونہی چھوڑا۔ چوہدری صاحب بے تحاشا وہاں سے بھاگ نکلے۔ اور جا کے رہائش پر دم لیا۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ آپ کا میرے ساتھ عہد تھا کہ ہم دونوں لمبی رخصت لیں۔ اور کم از کم ایک ماہ اپنے ضلع میں تبلیغی چکر لگائیں۔ پچھلی سردیوں میں حضرت [illegible] راجیکی تونسہ تشریف لے گئے۔ وہاں تبلیغی لیکچرز ہوئے اور ایک مناظرہ بھی۔ چوہدری صاحب نے مجھے ساری کیفیت ایک لمبے چوڑے خط میں لکھ بھیجی۔ اسقدر جوش اور خوشی سے بھرا ہوا خط تھا۔ کہ پڑھنے والوں کی وہی کیفیت ہو جاتی تھی۔

چوہدری صاحب نہایت قابل اہلکار تھے آپ امتحان نائب تحصیلداری میں سارے ڈویژن میں اول نمبر پہ پاس ہوئے۔ نیکوئی۔ دلجمعی اور

ضرورت رشتہ

میرے ایک عزیز مخلص احمدی نوجوان عمر ۲۲ سال کیلئے رشتہ درکار ہے۔ لڑکا تعلیم یافتہ معزز زمیندارہ خاندان سے ہے خواہشمند اصحاب پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں: (چوہدری) مسعود احمد چہور ۱۷ ڈاکخانہ سانگلہ ہل ضلع شیخوپورہ

پنجاب میں ملیریا کا آغاز

ملیریا کی نہایت مجرب دوا ہم سے منگوا کر فائدہ اٹھائیے۔ تقسیم کر کے ثواب لیجئے۔ دیگر مردانہ پوشیدہ امراض و نسوانی امراض کے لئے بھی مشورہ کریں۔

ہائمن ریلیف سروس نیمچ سی آئی
NEEMUCH C.I

سونے کی گولیاں

یہ نایاب گولیاں کشتہ سونا کشتہ چاندی کشتہ مروارید کشتہ ابرک سیاہ کشتہ وغیرہ کشتہ جات سے تیار ہوتی ہیں پیشاب کی جملہ امراض فاسفیٹ۔ یوریٹ۔ البومن شکر وغیرہ کا قلع قمع کرتی ہیں۔ زائل شدہ طاقت کو بحال کر کے جسم کو فولاد کی طرح مضبوط بنا دیتی ہیں۔ جس نے بھی انہیں استعمال کیا۔ اس کو ان کی تعریف میں بحید رطب اللسان پایا۔ نسوانی امراض مثلاً لیکوریا وغیرہ میں بھی یہ گولیاں یکساں مفید ہیں۔ قیمت ایک روپیہ کی سات گولیاں۔ طبیہ عجائب گھر قادیان

شفاکن

ملیریا کی کامیاب دوا ہے۔ کونین خالص تو ملتی نہیں۔ اور ملتی ہے۔ تو چھ سات روپے اونس۔ پھر کونین کے استعمال سے بھوک بند ہو جاتی ہے سر میں درد اور چکر پیدا ہو جاتے ہیں گلا خراب ہو جاتا ہے۔ جگر کا نقصان ہوتا ہے۔ اگر ان امور کے بغیر آپ اپنا یا اپنے عزیزوں کا بخار اتارنا چاہیں تو

شفاکن

استعمال کریں۔ قیمت فی شیشی ایک روپیہ۔ پچاس قرص
ملنے کا پتہ دواخانہ خدمت خلق قادیان

اپنے گھروں میں استعمال کے لئے خریدیں
بجلی کے بل میں ۹۹ فیصدی بچت کرتا ہے
ہر جگہ بکتا ہے
میک ورکس قادیان
B.78

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۳ر اکتوبر۔ ماسکو کی محافظ فوجوں کو آج سے سرلیوں کی وردیاں پہننے کا حکم دیا گیا ہے کل روسی فوجوں نے سٹالن گراڈ کے شمال میں بعض علاقوں میں جوابی حملے کئے۔ اور گھمسان کی لڑائی کے بعد جرمنوں کو ایک کارخانہ سے نکال دیا۔ کاکیشیا میں روسی فوجیں نالچک کے علاقہ میں سخت مقابلہ کرتے ہوئے پیچھے ہٹ رہی ہیں۔ یہاں جرمن ٹینکوں۔ ہوائی جہازوں اور پیدل فوجوں کی تعداد روسی فوجوں کی کہیں زیادہ ہے۔ بحیرہ اسود کی بندرگاہ توا پسی کے علاقہ میں روسی فوجیں کچھ آگے بڑھ گئی ہیں روسی جہازوں نے دشمن کے ایک تباہ کن جہاز کو برباد کر دیا ہے۔ ماسکو ریڈیو کا بیان ہے کہ روسی فوجیں آہستہ آہستہ سٹالن گراڈ کے شمال مغرب میں بڑھ رہی ہیں۔ اپنے مورچوں کو زیادہ مضبوط بنا لیا ہے۔ نالچک کے علاقہ میں گھمسان کی لڑائی جاری ہے۔ جرمن بندوقچیوں کی ایک فوج نے ساٹھ ٹینکوں اور فولادی گاڑیوں کی آڑ میں ایک قصبہ پر حملہ کیا لیکن اسے ناکام بنا دیا گیا۔ توا پسی کے شمال مغرب میں روسی فوجیں دیکھ بھال کرتی رہیں۔ ایک فوج نے دشمن کے عقب میں حملہ کر کے ایک جرمن دستہ کو تباہ کر دیا۔ جرمن نالچک (مشرقی کاکیشیا) پر قبضہ کر لینے کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن ماسکو سے اس کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ جرمنوں کے لئے ایک مشکل یہ ہے کہ انہیں سردیوں میں سپاہیوں کے لئے مناسب کوارٹر ملنے بہت دشوار ہیں۔ ان حالات میں ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اب جرمن موسم سرما میں تیل کے چشموں پر قبضہ کرنے کا ارادہ ترک کر دیں گے اور جرمنوں کی پیشقدمی رک جائیگی۔

قاہرہ ۱۳ر اکتوبر۔ رائٹر کے خاص نامہ نگار نے لکھا ہے کہ صحرا میں ہماری پیدل فوجوں نے دشمن کے چار جوابی حملوں کو ناکام بنا دیا۔ پچھلے دو حملوں میں دشمن نے ٹینکوں کو بھی جھونکا۔ لیکن ہماری فوجوں نے انہیں پیچھے دھکیل دیا دشمن کو کافی جانی نقصان پہنچایا گیا ہے۔ ہماری پیدل فوجوں نے جن دو نئے مورچوں پر قبضہ کیا ہے۔ انہیں دو مرتبہ دشمن کے بھاری بمبار ہوائی جہازوں نے غوطے مار کر بمباری کی۔ دوسرے حملہ میں نو بمباروں نے حصہ لیا۔ طیارہ شکن توپوں کی سخت گولہ باری کی باڑھ کی وجہ سے جرمن بمبار جہازوں نے بہت گہرے غوطے نہ لگائے۔ بلکہ وہ بم گرانے سے پہلے کئی ہزار فٹ سیدھے چلے گئے۔ دونوں حملے ہماری ان پیدل فوجوں پر کئے گئے۔ جو توپوں کے موچوں کی پشت پر مورچہ بند ہیں۔ پہلے حملے سے نہ تو جانی نقصان ہوا۔ اور نہ مالی۔ آٹھویں برطانوی فوجیں دشمن کے اگلے مورچوں۔ ٹینکوں اور گاڑیوں کے جمگھٹوں پر جو گولہ باری اور بمباری کر رہی ہیں۔ ان کا حسب معمول بہت اثر پڑ رہا ہے۔ برطانوی توپوں کی ٹھیک نشانہ بازی سے دشمن کو جان و مال کا بھاری نقصان ہو رہا ہے۔

قاہرہ کے سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۹ اور ۱۰ر اکتوبر کی رات کو اور کل دشمن نے ہمارے نئے مورچوں پر کئی ایک جوابی حملے کئے۔ لیکن دشمن کو جان و مال کا بھاری نقصان پہنچا کر انہیں ناکام بنا دیا گیا۔ دن اور رات کو ہماری فضائی فوجوں کی برتری جاری ہے۔ ہمارے جہازوں نے دشمن کے اگلے مورچوں اور ہوائی اڈوں کو نشانہ بنایا۔ ہمارے بھاری بمبار جہازوں نے کریٹ پر بھی حملہ کیا۔

کل کئی مرتبہ دشمن نے غوطہ مار بمباری کی ہمارے ہوائی جہازوں نے دشمن کے ایک بمبار اور تین شکاری ہوائی جہازوں کو تباہ کر دیا۔

سٹاک ہالم ۱۳ر اکتوبر۔ بحیرہ بالٹک میں روسی ڈبکنی کشتیوں کے حملوں سے پچھلے دنوں اس قدر جرمن جہاز تباہ ہوئے ہیں کہ جرمنی۔ فرانس۔ سویڈن اور ڈنمارک سے ان کے جہاز استعمال کے لئے حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ اور جرمن جہازیوں کو بھاری تنخواہیں الاؤنس اور انعامات کا لالچ دیا جا رہا ہے۔ جرمنی کو جہازوں کی اس قدر قلت ہے کہ ایک ایک جہاز کی حفاظت کے لئے بڑے سخت انتظامات کئے جا رہے ہیں۔

لنڈن ۱۳ر اکتوبر۔ مارشل پیٹان نے جرمن مقبوضہ فرانس میں جانے کا ارادہ ظاہر کیا ہے۔ ایم لاوال کے سیکرٹری نے اس سلسلے میں ایک بیان میں کہا۔ کہ غیر مقبوضہ فرانس کے فرانسیسی مزدوروں کو کام کے لئے جرمنی جانے پر مجبور نہیں کیا جائیگا لیکن اگر غیر مقبوضہ فرانس کے مزدوروں نے جرمنی جانے سے انکار کیا۔ تو مقبوضہ فرانس کے مزدوروں کو زبردستی جرمنی بھیجا جائے گا۔

لکھنؤ ۱۳ر اکتوبر۔ ہندو مہاسبھا کے آنریری جنرل سیکرٹری راجہ مہیشور دیال سیٹھ نے ایک بیان میں لکھا ہے کہ "اب وقت ہے کہ مسٹر چرچل۔ مسٹر ایمری اور لارڈ لنلتھگو ہندوستان کے حقائق کو کسی دوسرے زاویہ نگاہ سے دیکھیں اور ہندوستان کی گتھی کو فوراً سلجھا دیں۔ ہندوستان کا مسئلہ اتحادیوں کی سچائی اور خلوص دلی کا سب سے بڑا امتحان ہے۔ اور پھر یہ اعلیٰ ترین قسم کا جنگی قدم ہے۔"

نکوسیا ۱۳ر اکتوبر۔ مصر میں برطانوی فوجوں کے حملے کے ساتھ ہی سائپرس میں حفاظتی پیشبندیاں بڑھ گئی ہیں۔ پچھلے دنوں بحری اور فضائی فوجوں کی اڑتالیس اڑتالیس گھنٹوں کی مشقیں ہوئیں دشمن کے فوجیں اتارنے اور بعض ساحلی مقامات پر پیراشوٹ فوجوں کے حملے کے خلاف بھی مشقیں کی گئیں۔

واشنگٹن ۱۳ر اکتوبر۔ امریکہ اور کینیڈا کی حکومتوں نے حکم جاری کیا ہے کہ کاغذ اور کاغذی سامان (جس میں اخباروں کا کاغذ بھی شامل ہے) کی پیداوار کو کم کر دیا جائے۔

ہیلی یکم اکتوبر۔ ہیلی پونہ سیکشن کے تین سٹیشنوں قُسل ڈھال۔ تاویرگتی اور گنجی پر پچھلے چوبیس گھنٹوں میں ہجوم نے حملے کئے۔ سرکاری اطلاع کے مطابق تقریباً سو آدمی کل بعد دوپہر سلڈھال سٹیشن کے باہر جمع ہو گئے اور انہوں نے سٹیشن کو آگ لگا دی۔ ایک اور مسلح ہجوم نے کل آدھی رات کے وقت تاویرگتی سٹیشن پر حملہ کر دیا گنجی میں سٹیشن کی عمارت کو بھاری نقصان پہنچایا گیا۔ سٹیشن ماسٹر کی رہائش گاہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ اور کچھ مال چھین لیا گیا۔ اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر۔ دو پوائنٹ مین اور دو پولیس کانسٹیبل جو سٹیشن پر موجود تھے رسیوں سے باندھ دئے گئے۔

نئی دہلی ۱۳ر اکتوبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مرکزی ویٹ کمشنر اور صوبجاتی پرائس کنٹرولروں کو اس امر کا اختیار ہو گا۔ کہ کنٹرول کو مضبوط کرنے اور گندم کا سلسلہ درست بنانے کے لئے گندم کے کسی بیوپاری کو حکم دے کہ وہ گندم کے متعلق اپنا حساب وغیرہ دکھائے۔ اور حسب ضرورت نقول وغیرہ پیش کرے۔ اس کے علاوہ پنجاب اور سندھ کے اسسٹنٹ ڈپٹی کمشنروں کو اس بات کا اختیار دیا گیا ہے کہ اگر انہیں کسی جگہ حکام کی خلاف ورزی کا شبہ ہو۔ تو وہ کسی بیوپاری کا گندم سٹاک دیکھ سکتے ہیں۔ ڈیفنس آف انڈیا رولز میں ایک ترمیم اس مطلب کی کی گئی ہے کہ کوئی شخص کسی پبلک سرونٹ سے جو گورنمنٹ کی طرف سے ہو۔ کاروبار کرنے یا امداد کرنے سے انکار نہیں کر سکتا۔ ترمیم میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کوئی شخص ایسے پبلک سرونٹ کو انکار کی دھمکی بھی نہ دے۔ اگر کوئی شخص اس حکم کی خلاف ورزی کرے تو اسے چھ ماہ قید کی سزا ہو سکے گی۔

لاہور ۱۳ر اکتوبر۔ اسمبلی کے سرکردہ یونینسٹ ممبر نواب سر فضل علی کل گجرات میں چل بسے۔ ان کا جنازہ آج صبح اٹھایا گیا۔ وزیر اعظم۔ دوسرے وزیر اور مختلف شہروں کے سرکردہ اصحاب جنازہ میں شامل ہوئے

لاہور ۱۳ر اکتوبر۔ کنٹونمنٹ مجسٹریٹ کی عدالت میں مسٹر ہنستی ایڈیٹر پرکاش اور سردار دیوان سنگھ کیپر دیوان پرنٹنگ پریس کے خلاف قابل اعتراض مضمون شائع کرنے کے الزام میں مقدمہ کی سماعت ہوئی۔ عدالت نے ہر دو پر فرد جرم لگا دیا ہے۔

پشاور ۱۳ر اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ بعض لوگوں نے یہ افواہ پھیلا دی ہے کہ خان عبد الغفار خاں ۷ر اکتوبر کو گرفتاری کے وقت سخت زخمی ہوئے۔ اور ان کا بازو ٹوٹ گیا۔ یہ افواہ غلط ہے۔

سرینگر ۱۳ر اکتوبر۔ مہاراجہ صاحب کشمیر نے خان بہادر مرزا جعفر علی صاحب خانصاحب ہوم منسٹر اور سر پیٹر اینج کلٹریک وزیر ترقیات کی میعاد میں ایک سال کا اضافہ کر دیا ہے۔

وردھا ۱۳ر اکتوبر۔ مسٹر کے۔ ایم منشی سابق ہوم منسٹر بمبئی نے ایک بیان میں کہا۔ برطانیہ صرف اسی صورت میں جاپان کے ساتھ مؤثر لڑائی کر سکتا ہے اگر ہندوستان اس کا رضاکارانہ طور پر اتحادی ہو۔ پریذیڈنٹ روزویلٹ اور مسٹر وینڈل ولکی نے یہ خیال ظاہر کر کے کہ ہندوستان کا معاملہ تمام اتحادیوں کا ہے ثابت کر دیا ہے کہ امریکہ جمہوریتوں کے معاملہ میں مخلص ہے۔ اور وہ سمجھتے ہیں کہ ہندوستان کی موجودہ حالت برقرار رہنے دینا خطرناک ہے۔

Digitized By Khilafat Library Rabwah

(عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی)